فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
برائے خطبہ نمبر ۲۰
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے
۶۰/۲۵ | ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ، ۱۲ احسان ۱۳۵۰ہش، ۱۲ جون ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۳۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۰ احسان کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں :۔
" آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی الحمد للہ "
احباب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۱ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے
احباب جماعت حضرت سیّدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کیلئے بھی دعائیں فرماتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۱ احسان۔ کل بروز جمعرات بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارہویں تربیتی کلاس ایوان محمود" میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ اختتامی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت تشریف لاکر کلاس کے طلباء سے اہم خطاب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ حضور کی تشریف آوری سے قبل مکرم بشیر احمد صاحب شمس ناظم اعلیٰ نے تربیتی کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور ان سے مصافحہ فرمایا (کسی قدر تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی)

انڈونیشیا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے ایک مخلص احمدی مکرم یوسف احمد صاحب (جن کے ایک صاحبزادے عزیز خیر الاسلام یوسف صاحب اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) دل کے عارضہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی اطمینان نہ حکومت میں ہے اور نہ دولت میں۔ بلکہ صرف خدا کے ہاتھ میں ہے

سچی خوش حالی اور سکینت دُعا اور صرف دُعا سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

" سوال :۔ دُعا خوش حالی اور کامیابی کا کوئی حقیقی ذریعہ نہیں۔ کیونکہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دُعا میں فنا ہوتے ہیں۔ پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے ہیں۔ اور نامراد مرتے ہیں اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دعا کا قائل نہ خدا کا قائل وہ ان پر فتح پاتا ہے اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں ؛

جواب :۔ " اصل مطلب دُعا سے اطمینان اور تسلّی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ حقیقی خوشحالی صرف اسی امر میں میسّر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دُعا چاہتے ہیں بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے وہ کامل دُعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے وہ خوشحالی جو نہ دولت سے مل سکتی ہے۔ اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دُعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذّت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دُعا کرنے والوں کو ملتی ہے اور ان کی آفات کا خاتمہ بڑی خوشحالی کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اطمینان اور سچّی خوشحالی حاصل نہیں ہوتی۔ تو ہماری کامیابی بھی ہمارے لئے ایک دُکھ ہے۔ سو یہ اطمینان اور روح کی سچّی خوشحالی تدبیر سے ہرگز نہیں ملتی۔ بلکہ محض دُعا سے ملتی ہے مگر جو لوگ خاتمہ پر نظر نہیں رکھتے وہ ایک ظاہر مرادیابی یا نامرادی کو دیکھ کر مدار فیصلہ اسی کو ٹھہرا دیتے ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ خاتمہ بالخیر اُن ہی کا ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دعا میں مشغول رہتے ہیں۔"
(ایّام الصلح صہ ۹)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

۲۶ احسان بروز ہفتہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس انشاء اللہ ۲۶ احسان (جون) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔
اس اجلاس میں تین مضامین (۱) "حضرت سید احمد بریلوی کے کارنامے" (۲) "نبوت کی حقیقت" (۳) "شہد کے فوائد کا تذکرہ قرآن و حدیث میں" پر علی الترتیب (۱) مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق (۲) مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب (۳) مکرم سید جواد علی صاحب اپنے مقالے پیش فرمائیں گے
احباب سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے اجلاس میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔
ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۲ر جون ۱۹۷۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تاکیدی وصیت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ نہ صرف خود اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار تھے بلکہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو اور آگے ان کے بیٹوں نے اپنے بیٹوں کو یہ وصیّت کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار بندے بن کر دنیا میں زندگی گزاریں چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ اور ان کی نسل کی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهِیْمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ (البقرہ آیت ۱۳۳)

اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور اسی طرح یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو اس بات کی تاکید کی اور کہا کہ اے میرے بیٹو اللہ نے یقیناً اس دین کو تمہارے لئے چن لیا ہے پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم اللہ کے پورے فرمانبردار ہو۔

اب موت انسان کے اختیار میں تو ہے نہیں اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہہ کر کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ دراصل اپنی اولاد کو یہ وصیّت فرمائی کہ تم ہر وقت فرمانبردار رہنا تاکہ جب بھی موت آئے (اور اس کے آنے کا وقت کسی کو معلوم نہیں) تو اس حال میں آئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار ہو۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ابراہیم ثانی قرار دیا ہے اس لئے آپ نہ صرف خود اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی رو سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں انتہائی بلندی اور اوجِ کمال پر پہنچے ہوئے تھے بلکہ آپ نے اپنے متبعین کو بھی اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرکے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا نعرہ بلند کرنے کی وصیت فرمائی چنانچہ آپ نے اپنے سب متبعین کو مخاطب کرتے ہوئے انتہائی تاکید کے رنگ میں فرمایا:۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیّت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اُٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔" (الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۰ء صہ)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کی تلقین کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔

"دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکّی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔" (الحکم ۱۷ر اگست ۱۹۰۲ء صہ)

ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ ابراہیم ثانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تاکیدی وصیّت پر دل وجان سے عمل پیرا ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرے کہ اس کی ساری زندگی ہی خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف رہے اور اس کی رُوح ہر دم اور ہر آن یہ پکارتی رہے کہ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ پھر اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنی اولادوں کو اور آگے ہماری اولادیں اپنی اولادوں کو یہ وصیّت کرتی چلی جائیں کہ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اس کے بغیر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت درجہ تاکیدی وصیّت کو پُورا کرنے والے شمار نہیں ہو سکتے۔ جو اولاد اپنے باپ کی وصیت کو پورا نہیں کرتی اور اس پر عمل پیرا نہیں ہوتی وہ ناخلف شمار ہوتی ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس وصیت سے لاپرواہ ہو کر عنداللہ ناخلف شمار ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس عبرتناک انجام سے بچائے اور اپنے فضل سے ہم میں سے ہر ایک کو کامل فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے کہ ہر ایک خلف الرشید شمار ہو۔ ٤

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عہد رسالت میں گھوڑ دوڑ کا مثالی نظام

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ قَدْ اُضْمِرَتْ فَاَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْیَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوْسٰی فَكَمْ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَالَ سِتَّةُ اَمْیَالٍ اَوْ سَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ فَاَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ اَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِیْ زُرَیْقٍ قُلْتُ فَكَمْ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِیْلٌ اَوْ نَحْوُهٗ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِیْهَا۔" (بخاری کتاب الجہاد)

ترجمہ:۔ آنحضرتؐ کے جلیل القدر اور بلند پایہ صحابی حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کی مشق کے لئے تیار گھوڑوں کا مقابلہ کرایا حضور علیہ السلام نے ان کو حفیاء مقام سے چھوڑا گھوڑ دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع تھی۔ ابواسحٰق (راوی) کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ بن عقبہ (اسدی تابعی شاگرد امام زہریؒ) سے دریافت کیا کہ ان دونوں مقامات کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہا چھ یا سات میل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن گھوڑوں کا مقابلہ کرایا جو سدھائے ہوئے نہیں تھے۔ آنحضرتؐ نے اُن کو ثنیۃ الوداع سے چھوڑا اور اُن کی حد مسجد بنی زریق تھی۔ ابواسحاق کا قول ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ بن عقبہ سے یہ بھی پوچھا کہ ان جگہوں کا باہمی کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ قریباً ایک میل۔ (نیز بتایا) حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اُن لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اس مقابلہ میں (حصّہ لیا اور) گھوڑا دوڑایا تھا۔

تشریح:۔ عراق عرب، شام اور نجد کے گھوڑے (سب نسلاً عرب ہیں) اپنی خوبصورتی، وفاداری، چُستی، نازک مزاجی، کم خوری اور برق رفتاری میں شہرۂ آفاق ہیں اور بے شمار حکمتوں، بے شمار برکتوں اور بے شمار قدرتوں والے خدا نے عربی گھوڑا کو ان اوصاف کے ساتھ محض اس غرض سے وجود بخشا تھا کہ وہ شہ سواروں کے سرتاج اور پہلوانِ ربّ جلیل حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاںنثار غلاموں اور ادنیٰ چاکروں کے دینی مقاصد کی تکمیل میں بھرپور حصّہ لے سکے۔ اس لئے عرب کی تاریخ میں گھوڑوں کی سکھلائی اور سدھانے کا پہلا مثالی نظام عہد نبوی ہی میں قائم ہو سکا جس کی ایک جھلک مندرجہ بالا حدیث سے نمایاں ہوتی ہے۔ حضرت امام علی بن محمد دارقطنیؒ نے "کتاب السبق بین الخیل" میں بہت سی احادیث درج کی ہیں جن سے اس مبارک عہد کی گھوڑ دوڑ کی تفصیلات پر حیران کن روشنی پڑتی ہے۔ اس اہتمام وانصرام کے خصوصی برکات عہد فاروقی میں پوری طرح نمایاں ہو گئے جبکہ حجازی سواروں نے قیصر وکسریٰ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ چنانچہ حضرت مہدی معہودؑ فرماتے ہیں:۔

وَفِیْ وَقْتِهٖ اَفْرَاسُ خَیْلِ مُحَمَّدٍ۔ اَثَرْنَ غُبَارًا فِیْ بِلَادِ التَّنَصُّرِ
وَكَسَّرَ كِسْرٰی عَسْكَرُ الدِّیْنِ شَوْكَةً۔ فَلَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ غَیْرُ صُوْرِ التَّصَوُّرِ

یعنی حضرت عمر فاروقؓ کے وقت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں نے نصرانیوں کے ملک میں غبار اڑا دی تھی اور دین کے لشکر نے کسریٰ کی شوکت ایسی پاش پاش کر دی تھی کہ تصور کی صورتوں کے سوا ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ (دوست محمد شاہد ربوہ)

---

٤ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر ایک کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا نمونہ پیش کرنے کی کوشش کرے۔ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی حضور علیہ السلام کی اس وصیت سے باہر نہیں رہ سکتا اور نہ اسے رہنا چاہیئے۔ ہر فرد جماعت کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اپنی سعی پوری کوشش کرے اور اس فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس کی روح بول اٹھے کہ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اسی طرح ہر فرد جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ نہ صرف ہر وقت موت کے لئے تیار رہے کیونکہ نہیں پتہ کہ وہ کس وقت آ جاوے بلکہ آئندہ نسلوں کو یہ وصیت کرتا چلا جائے کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تاکیدی وصیّت کو پورا کرنے کا یہی طریق ہے۔ اس طریق پر چلے بغیر حضور علیہ السلام کی وصیّت کو پورا کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا اور کوئی طریق نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۵

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

خدّام کے لئے حضور کی شفقت کا ایک ایمان افروز نظّارہ۔ اہم ارشادات

(مکرم بشیر احمد خانصاحب رفیق بی۔اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت کا ایک روح پرور نظارہ

۲۳ ماہ ہجرت ۱۳۵۰ ہش / مئی ۱۹۷۱ء کو ملاقات کا دن تھا۔ اس روز صبح ہی سے بیرونجات سے آنے والے احباب کی تشریف آوری شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے شمع خلافت کے پروانوں کا ایک ہجوم سا ہو گیا۔ ملاقات کا وقت ۱۱ بجے مقرر تھا۔ دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید ضعف کا دورہ پڑا۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب فوراً تشریف لے آئے اور قریباً ایک گھنٹہ تک دوائی وغیرہ دیتے رہے۔ احباب کو اس کیفیت وہ صورت حال کا علم ہوا تو وہ بے چین ہو کر دعاؤں میں لگ گئے اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ آج تو ملاقات ناممکن ہے۔ مگر گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے باہر آکر بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید ضعف کی شکایت ہے لیکن پھر بھی حضور نے باصرار فرمایا ہے کہ چونکہ احباب باہر سے آئے ہوئے ہیں اس لئے میں ملاقات ضرور کروں گا۔ محترم میاں صاحب نے یہ شرط عائد فرمائی کہ دوست صرف مصافحہ ہی کریں۔ لیکن جب علالتِ طبع اور سخت کمزوری کے باوجود حضور نے ملاقات شروع فرمائی تو سب احباب کے ساتھ ایسے رنگ میں لمبی گفتگو فرمائی گویا آپ بالکل صحت کی حالت میں ہیں۔ یہ ملاقات پونے دو گھنٹے جاری رہی۔ حضور کے چہرہ مبارک سے ضعف کے آثار نمایاں تھے اور دکھائی دیتا تھا کہ طبیعت بے حد ناساز ہے لیکن جب تک حضور نے تمام ملاقاتیوں کو شرفِ ملاقات نہ بخشا حضور اندر تشریف نہیں لے گئے۔

غذائی مشکلات کا حل

ملاقات کے دوران حضور نے فرمایا۔ یہ حقیقت ہے کہ عوام کو ایک وقت میں جتنی خوراک کھانی چاہیئے وہ اس سے کہیں زیادہ کھاتے ہیں جس سے علاوہ اس کے کہ ملک اور قوم کو غذائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے خود اپنی صحت بھی برباد ہوتی ہے اچھی صحت کا راز کم کھانے میں ہے۔ پیٹ اور آنتوں کی اکثر بیماریاں پُرخوری کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متواتر روزوں کا مجاہدہ

فرمایا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے سنّتِ اہلبیت رسالت کے مطابق متواتر روزے رکھنے کا اشارہ ہوا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے کچھ یتیم بچوں کو فرمایا کہ تم روزانہ میرے پاس آیا کرو اور جو کھانا آپ کے لئے گھر سے آیا کرتا تھا آپ وہ پوشیدہ طور پر ان بچوں میں تقسیم فرما دیا کرتے تھے۔ اور خود روزہ دار رہتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے یہ روزے متواتر چھ ماہ تک رکھے۔ حضور علیہ السلام نے اُن دنوں یہ تجربہ بھی کیا کہ انسان کم از کم کتنی غذا کھا کر باصحت طور پر زندہ رہ سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس تجربہ کے لئے شام کا کھانا بھی کم کرنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ کم کرتے کرتے آپ چند نوالوں پہ آ گئے اور آپ فرماتے تھے کہ اِن چند نوالوں کے کھانے سے میری صحت نہایت اچھی اور طبیعت ہشاش بشاش رہتی تھی۔ (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸) پس کم غذا انسان کی اعلیٰ صحت کی ضمانت ہے۔

مجاہدہ کا اثر خاندان پر

فرمایا۔ حضور علیہ السلام کے اس مجاہدہ کا اثر حضور علیہ السلام کے خاندان میں بھی اب تک پایا جاتا ہے۔ چنانچہ میں خود بہت ہی کم کھاتا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک ڈاکٹر صاحب نے میرا معائنہ کیا اور علاج کے سلسلہ میں مجھ پر یہ پابندی لگا دی کہ میں صبح دو چھٹانک آٹے کی روٹی اور شام کو تین تولے روٹی سے زیادہ نہ کھایا کروں۔ میں نے ایک دوست کی ڈیوٹی لگا دی کہ صبح کے لئے تول کر دو چھٹانک کی روٹی تیار کریں۔ پہلے دن جب چپاتیاں سامنے آئیں تو وہ چار تھیں۔ جبکہ میں عام طور پر صرف دو چپاتی ہی کھایا کرتا ہوں۔ گویا ڈاکٹر صاحب نے پرہیز تو یہ بتایا کہ چار چپاتی کھایا کرو اس سے زائد نہیں اور میں صرف دو چپاتیاں کھایا کرتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اور ہمارا فرض

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمایا کرتے تھے کہ مومن کو کم کھانا چاہیئے اور پُرخوری سے بچنا چاہیئے۔ اگر ہماری قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہو جائے تو علاوہ اعلیٰ صحت کے ملک سے غذائی قلت بھی جاتی رہے گی اور عوام کو اکثر بیماریوں سے نجات بھی مل جائے گی۔

عربی النسل گھوڑوں کی جفاکشی کا راز

کم کھانے سے بدن میں چُستی اور جفاکشی کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ عربی النسل گھوڑوں کی خوراک دوسرے گھوڑوں کی نسبت بہت ہی کم ہے لیکن ان میں چُستی اور جفاکشی دوسرے گھوڑوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں مزید فرمایا۔ میں نے حال ہی میں ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ سعود خاندان کا مخالف ایک بدو رئیس تھا جو اس خاندان کی اطاعت سے انکاری تھا۔

ابن سعود کے آدمی اس رئیس کے پیچھے لگے رہتے تھے تا موقع پانے پر اس کو گرفتار کر سکیں۔ ایک موقع پر یہ بدو رئیس ایک سو سوار لے کر سرحدی علاقہ میں پھر رہا تھا کہ سامنے سے سعودیوں کی تین ہزار فوج نظر آئی۔ اس رئیس نے اپنے ایک معتمد کو بلا کر اپنی Seals (مہریں) اس کو دے دیں اور شیخا نامی ایک گھوڑی بھی دے کر حکم دیا کہ وہ فوراً سرحد پار کر جائے۔ وہ گھوڑی کو سرپٹ چھوڑ کر روانہ ہوا۔ وہاں سے پہلا ٹھہراؤ جہاں پانی مل سکتا تھا ۲۵ میل پر تھا۔ یہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہاں بھی سعودی حکومت کے لوگ ہیں۔ چنانچہ یہ اس پڑاؤ کو چھوڑ کر سرحد کی طرف بھاگا۔ ابن سعود کے آدمیوں نے اس کا تعاقب بھی کیا لیکن اس کو نہ پا سکے۔ یہ سوار اور گھوڑی ۱۷۰ میل تک بغیر کچھ کھائے پئے دوڑتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ کویت کی سرحد میں داخل ہو گئے۔

یہ عربی النسل گھوڑے کا ہی کمال اور حوصلہ تھا کہ اتنا لمبا فاصلہ بغیر کچھ کھائے پئے دوڑتا چلا گیا۔ اور اس جفاکشی کی ایک وجہ اس کی کم خوری بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ ششماہی روزے رکھنے والے دنوں میں میری خوراک جتنی جتنی کم ہوتی چلی گئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رؤیا، کشوف اور الہامات میں اُتنی اتنی کثرت ہوتی چلی گئی۔

احمدیوں کو پُرخوری سے اجتناب کی تلقین

فرمایا ہمارے احباب کو پُرخوری سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور ملک میں ایسی تحریک شروع کرنی چاہیئے کہ یہ بات عوام کے ذہن نشین کرائی جائے کہ زیادہ کھانے سے نقصان ہی ہے اپنی صحت کا بھی اور قومی معیشت کا بھی۔

صُحبتِ صادقین

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبتِ صادقین بھی ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے کُونوا مع الصادقین۔ یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صُحبت اختیار کرو تا کہ اُن کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصّہ ملے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ

محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ناظر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ

(۱)

ایک مسلم کی زندگی کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ ہر رنگ میں خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو تلاش کر کے ان پر گامزن ہونا۔ اور اس طرح اس کے فضل سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک گہرا اور ابدی تعلق استوار کرنا۔ وہ اسلام قبول کر کے خدا اور اس کے رسول کی اتباع اور اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لیتا اور اپنے نفس پر موت وارد کر لیتا ہے۔ تا وہ خدا تعالیٰ سے ایک نئی زندگی اور ابدی حیات پائے ایک پرانی بوسیدہ عمارت کی جگہ اگر نئی عمارت بنانا چاہیں تو پرانی عمارت .... تو گرا کر اس کی بنیادوں تک کو اکھیڑ دینا پڑے گا تا اس کی جگہ مستحکم بنیادوں پر ایک نئی عمارت تعمیر کی جا سکے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے کی زندگی فسق و فجور سے پُر ہوتی ہے۔ ایک مسلمان اسلام قبول کر کے ایک نئی زندگی حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس پر موت وارد کر لیتا ہے۔ تا وہ اپنا سب کچھ قربان کر کے خدا اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ سے ایک نئی زندگی حاصل کر سکے۔ پہلی زندگی سے یکسر مختلف و ممیز۔ جس میں وہ ہر ممکن ذریعے سے خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کر کے اس محبت اور پیار کی آغوش میں پناہ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ایک مضبوط پیوند اور رشتہ استوار کر لیتا ہے دنیا اس کا مال و متاع اس کی عزت و آبرو اس کی نظروں میں ہیچ ہوتی ہے۔ اس کی ایک ہی خواہش اور تمنا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت کا حصول۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنی ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہے کہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کو حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اسلام کیا چیز ہے؟ وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمے میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

ایک دنیا دار انسان اپنے اموال اور عزت وجاہ کو بچانے کے لئے پورا زور لگاتا اور ہر ممکن ذریعہ اختیار کرتا ہے اس لئے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس نے اپنے زور بازو اور محنت و مشقت سے یہ چیزیں حاصل کی ہیں۔ لیکن ایک مرد مومن یہ یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اسے ملا ہے محض اللہ تعالیٰ کی دین اور اس کا فضل ہے۔ ورنہ محض اپنی کوشش سے وہ کچھ بھی حاصل نہ کر سکتا تھا۔ اس کی جان بھی خدا کی دین اولاد بھی خدا کی دین۔ مال بھی خدا کی دین۔ اور اس کی عزت و جاہ بھی خدا کی عنایت۔ اس لئے خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے وہ اپنی جان و مال اولاد اور عزت غرضیکہ سبھی کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل اس یقین سے پُر ہوتا ہے کہ خدا کے خزانے معمور اور غیر محدود ہیں۔ وہ چاہے تو پہلے سے کہیں زیادہ فضلوں سے نواز سکتا ہے۔ پس دنیاوی جاہ و جلال عزت نفس۔ اولاد۔ اور مال و متاع اس کے معبود نہیں۔ بلکہ اس کا حقیقی خدا اس کا معبود ہوتا ہے۔ جو تمام خزانوں کا مالک تمام فیوض کا سرچشمہ تمام قدرتوں کا حامل اور مردہ کو نئی زندگی بخشنے والا خدا ہے۔ اس لئے وہ ان چیزوں کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہیں کی"

(ملفوظات جلد نہم ص۳۲۵)

(۲)

اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا اس زمانہ میں ایک ذریعہ اور اہم ذریعہ یہ ہے۔ کہ اسلام کو بچانے اور اسے دوبارہ دنیا میں غالب کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا جائے اسلام آج بے بسی کے عالم میں ہے۔ اور سب سے زیادہ مظلوم و مغلوب۔ اسے زندہ رکھنے اور اکناف عالم میں غالب کرنے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ آرام کی قربانی اوقات کی قربانی جان کی قربانی۔ اولاد کی قربانی مال کی قربانی اور عزت و جاہ کی قربانی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں یہ کام جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے اور جماعت احمدیہ کو خدا کے فضل سے اس امر کا شدید احساس ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اسلام کی زندگی کی خاطر اپنے نفسوں پر اور اپنی ہر چیز پر موت وارد کر لی جائے اور اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر دیا جائے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہمارے نزدیک سب سے بڑی ضرورت آج اسلام کی زندگی کی ہے اسلام ہر قسم کی خدمت کا محتاج ہے۔ اس کی ضرورت پر ہم کسی ضرورت کو مقدم نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے ہم معصیت سمجھتے ہیں کہ اس کام کو چھوڑ دیں۔ دو بیمار ہوتے ہیں۔ ایک ان میں سے اگر مر جائے تو کچھ حرج نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ایسا ہوتا ہے اگر وہ مر جاوے تو دنیا تاریک ہو جاتی ہے پس یہی حالت اسلام کی ہو رہی ہے۔ آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور بن پڑے اسلام کی خدمت کی جاوے جس قدر روپیہ ہو۔ اسلام کے احیاء میں خرچ کیا جاوے"

(ملفوظات جلد دوم ص۲۲۶)

(۳)

بھلا جب اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن قریب آ رہے ہیں۔ اسلام کی خدمت کے لئے ہم سے اپنے اوقات، اپنی زندگیاں اور اپنی تمام تر توجہات وقف کرنے کی تحریکات کے ساتھ ساتھ اموال کی قربانی کے مطالبات پہلے سے کہیں بڑھ کر ہو رہے ہیں۔ چندہ عام۔ حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ۔ زکوٰۃ۔ صدقات۔ چندہ تحریک جدید۔ چندہ وقف جدید فضل عمر فاؤنڈیشن۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ چندہ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور آنے والی سبھی مالی تحریکات ہمیں اس امر کے لئے تیار کر رہی ہیں کہ جس وقت ہم سے (اور وہ وقت اب دور نہیں) اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کرنے کا مطالبہ ہو تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس پر پورے اتریں۔ اور اپنا سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا اس کی خوشنودی اور اس کی محبت کو حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں وباللہ التوفیق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جب ... حقیقی اونچی آواز خدا تعالیٰ کے نمائندہ کے منہ سے نکلے گی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ وہ آواز جو آج سے ۵۰۰-۶۰۰ سال پہلے بند کی جا رہی تھی اس کا حقیقی ظہور ہو ...

اس وقت گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ دینے کا سوال نہیں ہوگا بلکہ اپنی جان کو قربان کرنے کا سوال ہوگا اور اس وقت آنہ ڈیڑھ آنہ چندہ دینے کا سوال نہیں ہوگا۔ بلکہ سارے مال اور ساری جائداد سے ایک لمحہ کے اندر دستبردار ہونے کا سوال ہوگا۔"

(الفضل ۱۱؍اپریل ۱۹۶۲)

اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے محض اپنے فضل سے ہم سب کو قربانی کے اس اعلیٰ معیار پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

> چونکہ خدا پر پورا ایمان نہیں ہوتا اس لئے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بھی دریغ کرتے ہیں مگر ہمارے خیال میں مال تو پھر مالی ہے اس راہ میں جانیں بھی قربان کر دینی چاہئیں۔ (از حضرت مسیح موعود)

(تاریخ اسلام)

33

اسلام کی امن اور جنگ کی طاقت کا مقابلہ

رقم فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

صلح حدیبیہ اسلامی تاریخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم ترین واقعات میں سے ہے جس کے ساتھ آنحضرت صلعم کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اس نئے دور کا آغاز غزوہ احزاب سے ہوا جب کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ الآن نغزوهم ولا یغزوننا۔ (زرقانی) یعنی آئندہ قریش مکہ پر ہم چڑھائی کریں گے مگر انہیں مدینہ کے خلاف چڑھائی کرنے کی ہمت نہیں ہوگی۔“ اس نئے دور کی تکمیل صلح حدیبیہ سے ہوئی، جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان ایک باقاعدہ معاہدہ کے ذریعہ لڑائی کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اور انیس ۱۹ سال کی طویل کشمکش کے بعد جو شروع میں جابرانہ تشدد اور تعذیب کا رنگ رکھتی تھی اور آخر میں باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کر گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے لئے کم از کم جہاں تک اہل مکہ کا تعلق تھا امن کا ماحول قائم ہوگیا۔ سو اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھی اسلام کی اس انیس ۱۹ سالہ خون آلود زندگی پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ ان انیس ۱۹ سالوں میں اسلام نے کس رنگ میں ترقی کی اور اس کے بعد امن کے دور میں (امن سے مراد نسبتی امن ہے کیونکہ گو مکہ کے ساتھ صلح ہوگئی تھی۔ مگر عرب کی دوسری قومیں ابھی تک اسلام کے خلاف برسر پیکار تھیں) اسلام کی ترقی نے کیا صورت اختیار کی؟ یہ ایک نہایت لطیف مقابلہ ہوگا جس سے ہر انصاف پسند محقق اور مبصر کو اسلام کی امن اور جنگ کی طاقت کے موازنہ کا بہت اچھا معیار حاصل ہو سکے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ اسلام کی ابتدائی مردم شماری کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں لازماً اسلام کی ترقی کی رفتار کا اندازہ اس تعداد سے لگانا ہوگا جو ابتدائی اسلامی لڑائیوں میں شریک ہوتی رہی ہے اور نسبتی ترقی کو دیکھنے کے لئے یہ طریق کافی تسلی بخش ہے۔ سو چھوٹے چھوٹے درمیانی واقعات کو چھوڑتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی سب سے پہلی لڑائی میں یعنی جنگ بدر کے موقع پر جو ۲ھ ہجری میں ہوئی مسلمان مجاہدین کی تعداد باختلاف روایت تین سو دس سے تین سو انیس تک تھی۔ (زرقانی) اس کے بعد احد کی لڑائی ۳ھ میں ہوئی اور اس میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی تعداد سات سو تھی۔ (زرقانی)

احد کے بعد بڑی لڑائی غزوہ خندق تھی جو ۵ھ ہجری میں ہوئی۔ اس لڑائی میں گو خندق وغیرہ کے کھودنے کے کام پر بچے اور بوڑھے سب مسلمان مل کر کل تعداد تین ہزار ہوگئی تھی۔ (ابن سعد) کیونکہ یہ لڑائی ہوئی بھی گویا مدینہ کے اندر تھی اور گھر سے باہر نکلنے کا سوال نہیں تھا۔ مگر غالباً عملی لڑائی کے وقت صرف ایک ہزار مسلمان شریک ہوئے تھے (تاریخ خمیس)۔ اس کے بعد ۶ھ ہجری میں صلح حدیبیہ کا غزوہ پیش آیا جس میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو بیان ہوئی ہے۔ (بخاری) یہ کل انیس سال ہوئے کیونکہ قریباً تیرہ سال مکی زندگی والے اور قریباً چھ سال صلح حدیبیہ تک کی مدنی زندگی والے ملا کر کل انیس سال بنتے ہیں۔ گویا ان انیس سالوں میں جو ابتداءً مکہ کے جابرانہ تشدد اور بعد میں باقاعدہ لڑائی کی حالت میں گذرے۔ اسلام کل چودہ سو مسلمان جوان پیدا کر سکا۔ اس کے بعد امن اور صلح کا زمانہ آتا ہے اس میں مسلمانوں کی تعداد نے جو ترقی کی اس کا اندازہ اس تعداد سے ہوسکتا ہے جو صلح حدیبیہ کے دو سال بعد یعنی ۸ھ ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر شریک ہوئی۔ یہ تعداد مسلّمہ طور پر دس ہزار تھی۔ (بخاری) گویا جہاں جنگ کے زمانہ میں انیس سال کی طویل جد و جہد نے صرف چودہ سو مسلمان پیدا کئے وہاں اس کے بعد امن کے زمانہ میں دو سال کی پُرامن تبلیغ نے اس تعداد میں آٹھ ہزار چھ سو کا اضافہ کر دیا۔ یہ حیرت انگیز فرق اس طرح پیدا ہوا کہ ایک طرف تو جنگ کے زمانہ میں کافروں اور مسلمانوں کے درمیان باہم میل ملاقات کا بہت کم موقع ملتا تھا اس لئے اس نسبت سے کفار کو اسلام کی دلکش تعلیم کے سننے اور اس سے متاثر ہونے کا موقع بھی بہت کم میسر آتا تھا اور دوسری طرف جو لوگ جنگ کے زمانہ میں اسلام کی تعلیم سے متاثر ہوتے تھے۔ ان میں سے بھی اکثر اس زمانہ کی غیر معمولی تکالیف اور مشکلات کو دیکھتے ہوئے آگے آنے سے ڈرتے تھے۔ لیکن جب جنگ ختم ہونے سے صلح کا ماحول قائم ہوا تو گویا وہ بھاری بند جو اسلام کے دریا کے بہاؤ کو روکے ہوئے تھا۔ یکلخت ٹوٹ کر گر گیا۔ اور اسلام کے حیات افزا پانیوں کو کھلا رستہ ملنے سے اسلام نے وہ حیرت انگیز ترقی کی جو سابقہ سامنے ہے۔ کیا اس واضح نظارے کو دیکھتے ہوئے کوئی منصف مزاج انسان یہ اعتراض منہ پر لا سکتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے؟ دیکھو اور غور کرو کہ جب تلوار نیام سے باہر تھی تو انیس سال کی طویل جد و جہد نے صرف چودہ سو مسلمان پیدا کئے لیکن جب یہ تلوار نیام کے اندر آگئی تو دو سال کے قلیل عرصہ نے ساڑھے آٹھ ہزار انسانوں کو آنحضرت صلعم کے قدموں میں لا ڈالا۔ یہ وہ ٹھوس اور بولتے ہوئے اعداد و شمار ہیں جن پر کسی متعصب سے متعصب انسان کا تعصب بھی پردہ نہیں ڈال سکتا۔

آؤ اب ذرا ان اعداد و شمار کی مزید تفصیل میں جا کر پورا حساب نکالیں کہ اسلام کی امن کی طاقت کو اس کی جنگ کی طاقت کے مقابلہ پر کیا وزن حاصل ہے موٹے طور پر ہم دیکھ چکے ہیں کہ جنگ کے انیس ۱۹ سالوں نے چودہ سو مسلمان پیدا کئے اور اس کے مقابل پر امن کے دو سالوں نے اس تعداد میں آٹھ ہزار چھ سو مسلمانوں کا اضافہ کیا۔ لیکن اگر زیادہ حسابی نظر سے دیکھا جائے تو جو زمانہ ہم نے انیس سال کا شمار کیا ہے وہ دراصل کسروں میں جا کر اٹھارہ اور انیس سال کے درمیان یعنی قریباً ساڑھے اٹھارہ سال بنتا ہے۔ اسی طرح ہم نے صلح حدیبیہ کے وقت جو تعداد چودہ سو شمار کی ہے اس کے متعلق صحیح روایات سے پتہ لگتا ہے کہ دراصل وہ چودہ سو اور پندرہ سو کے درمیان تھی (زرقانی) یعنی اسے قریباً ساڑھے چودہ سو سمجھنا چاہیئے۔ مگر ابھی اس کے علاوہ ایک اور فرق بھی ہے جو صحیح حسابی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے دور کرنا ضروری ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ تاریخ و حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دعویٰ نبوت کے ابتدائی تین سال آنحضرت صلعم نے بالکل خاموشی کے ساتھ انفرادی تبلیغ میں گذارے تھے اور اسلام کی تبلیغ کو عام نہیں کیا تھا (تاریخ خمیس)۔ پس ان ابتدائی تین سالوں کو ساڑھے اٹھارہ سال کے عرصہ میں سے منہا کرنا ضروری ہے۔ اس طرح جنگ کے زمانہ میں اصل تبلیغی جد و جہد کا عرصہ ساڑھے پندرہ سال بنتا ہے گویا نتیجہ یہ نکلا کہ جنگ والے ۱۵½ سال میں ساڑھے چودہ سو مرد مسلمان ہوئے اور اس کے مقابل پر امن و صلح والے دو سال میں اس تعداد پر آٹھ ہزار پانچ سو پچاس کا اضافہ ہوا۔ اس طرح دونوں زمانوں کی خلاصہ یہ نکلا کہ جنگ والے زمانہ کی رفتار ترقی $\frac{۲۹۰۰}{۳۱}$ فی سال بنی اور امن و صلح والے زمانہ کی رفتار $\frac{۸۵۵۰}{۲}$ فی سال نکلی۔ اور اگلا حساب ایک بچہ بھی نکال سکتا ہے جو یہ ہے کہ ان دونوں کی باہمی نسبت ایک کے مقابلہ پر چھیالیس بنتی ہے یعنی اگر جنگ کے زمانہ کی تبلیغی طاقت کا نتیجہ ایک ہو تو اس کے مقابل پر امن کے زمانہ کی تبلیغی طاقت کا نتیجہ ۴۶ ہوگا۔ اور یہ بعینہٖ وہی نسبت ہے جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عام مومن کے مقابلہ پر ایک نبی اللہ کی قرار دی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

الرؤیا الحسنة من الرجل الصالح جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة (بخاری)

”یعنی ایک مومن کی سچی رؤیا ایک نبی کی نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔“

اب غور کرو کہ یہ کیسی عجیب و غریب اور کیسی لطیف مطابقت ہے کہ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں اس کے جنگ کے زمانہ کی طاقت اس کے امن کے زمانہ کی طاقت کے مقابلہ پر بعینہٖ وہی حیثیت رکھنے والی ثابت ہوئی ہے جو ایک نبی اللہ کے مقابلہ میں عام مومن کی ہوا کرتی ہے۔ اور یہ ایک باریک روحانی نکتہ ہے جس سے کئی اہم مسائل پر اصولی روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً

(۱) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی اصل روحانی طاقت امن کے زمانہ کی تبلیغ میں ہے نہ کہ جنگ کی معرکہ آرائی میں۔ اور عقلاً بھی یہی ہونا چاہیئے کیونکہ وہ پُرامن تبلیغ جس میں دلائل و براہین اور آیات بینات کے ذریعہ اسلام کی خوبی اور برتری ثابت کی جائے یقیناً وہی اسلام کی اندرونی قوت کی علمبردار ہے اور اس کے مقابل پر جنگ کا ماحول ایک محض خارجی چیز ہے جو صرف منکرین کی عداوت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اصل اندرونی طاقت جو گویا اسلام کے ذاتی اور مستقل جوہر کا رنگ رکھتی ہے خارجی عنصر کے نتائج پر بہرحال غالب ہونی چاہیئے۔

(۲) پھر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا بلکہ خود اپنی روحانی طاقت اور اندرونی جاذبیت اور دلائل کے غلبہ سے پھیلا ہے۔

(۳) اور پھر اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل ذاتی میدان امن و صلح کی طرف تھا نہ کہ جنگ کی طرف اور جنگ کی حالت صرف منکرین کی پیدا کی ہوئی چیز تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبوراً داخل ہونا پڑا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور کے احباب قاعدہ یسرنا القرآن نقلین بکڈپو (بالمقابل لبرٹی سینما) ملتان روڈ سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں ہر فرد جماعت ذمہ دار ہے

ابتدائے سال ۳۷ تحریک جدید کے سال رواں پر سات ماہ گزر چکے ہیں۔ پہلے سات ماہ میں موصولہ وعدہ جات گزشتہ سال سے بقدر چالیس ہزار روپے اور نقد وصولی بقدر بہتر ہزار روپیہ کم ہے۔ یہ صورت حال مخلصین جماعت کے لئے یقیناً تشویشناک ہوگی۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔

سوچ کا صحیح انداز اگر ہماری سوچ کا انداز یہ ہوگا کہ جماعت کے صدر یا سیکرٹری تحریک جدید اس کمی کا ذمہ دار ہے تو اس طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ جماعت افراد سے بنتی ہے۔ پس بیداری کی لہر اس وقت دوڑ سکتی ہے۔ جب ہر فرد جماعت اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھے جیسا کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرے کہ اس کی زندگی کے تمام کاموں میں سے اہم کام تبلیغ اور اشاعت اسلام ہے۔"

پھر اسی خطبہ میں فرمایا۔

"پس چاہیئے کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر با رسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے اور پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔"

پس اگر کسی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید یا پریذیڈنٹ نے تندہی اور توجہ سے کام نہیں کیا۔ تو اس جماعت کے افراد بری الذمہ قرار نہیں دئے جا سکتے۔ حضور رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا خطاب ہر فرد جماعت کو مکلف کرتا ہے کہ تحریک جدید کے لئے مال اور وقت کی قربانی کرے۔ سو آپ اس امر سے مطمئن نہ ہو جائیں کہ آپ نے اپنا وعدہ پیش کر دیا ہے۔ بلکہ اپنی جماعتی مساعی کا بھی محاسبہ کریں اور عند الضرورت اصلاح احوال کا عظیم الشان ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان

مکرم غلام سرور صاحب بٹ ولد محمد بخش وصیت نمبر ۵۳۹۵ سابق ساکن میگاڈی کینیا کالونی افریقہ حال پاکستان کے موجودہ مکمل پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنا مکمل پتہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے ماموں جان محترم ڈاکٹر گل محمد خان صاحب ۲۰ مئی شام تقریباً ۸ بجے کے قریب بمقام دوالمیال ضلع جہلم میں عرصہ نو سال تک بعارضہ فالج مبتلا رہنے کے بعد اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک، ملنسار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔
(رضیہ بیگم اہلیہ ملک محمد صادق صاحب باب الابواب ربوہ)

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

انصار اللہ کی قربانیاں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انصار اللہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر ان کی قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند تھیں۔ چنانچہ جب ہم انصار اللہ کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دور دور تک پھیل جائے اور اتنی طاقت پکڑے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکے گی"

اس ارشاد میں موجودہ انصار اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی گئی ہے۔ سو ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی پوری کوشش فرما دیں تاکہ ہماری زندگیوں میں اسلام اور احمدیت تمام دنیا پر غالب آجائے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہ بماہ چندوں کی ادائیگی کی تاکید

متواتر ماہ بماہ چندوں کی ادائیگی کی تاکید فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"آئے دن صدہا آدمی بیعت کر کے چلے جاتے ہیں۔ لیکن دریافت کرنے پر بہت ہی کم تعداد ایسے اشخاص کی ہے۔ جو متواتر ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے۔ تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیسا زمانہ بابرکت ہے۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات۔ چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا: خاکسار کی شادی ہوئے تقریباً ۱۴ سال گزر چکے ہیں لیکن ابھی اولاد نہیں ہوئی۔ مزید یہ کہ میری اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں جس کی وجہ سے خاکسار آج کل مالی اور بعض دوسری پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری اہلیہ کو صحت کاملہ سے نوازے۔ نرینہ اولاد عطا کرے اور خاکسار کی پریشانیاں کو دور فرمائے۔ (ملک اللہ بخش محرر کاتب دیوان تحریک جدید ربوہ)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ چند دنوں سے ان کی بیماری زور پکڑ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (عبد الواسع جاوید فتح پور)

حکیم غلام احمد صاحب خادم پھلک احمد آباد سندھ تحریر فرماتے ہیں کہ
اکسیر اپھارہ
نہایت مجرب اور قیمتی دوا ہے جس کا ہر زمیندار گھر میں ہونا ضروری ہے ہمارے ایک جانور کو اپھارہ ہو کر حالت نازک ہونے لگی تو خیال آیا کہ "اکسیر اپھارہ" استعمال کر کے دیکھیں جب دوا استعمال کرائی تو چند ہی منٹوں میں وہ جانور ٹھیک ہو گیا جانوروں کے ہر مرض کیلئے ادویات طلب کریں۔
نسخہ جات کا رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔
چائنہ ڈینٹل سروس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

دوائی فضلِ الٰہی نرینہ اولاد نوّے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹۰ گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

قیمت چھ صد گولی ۲ روپے

ناصر دواخانہ ربوہ فون ۳۴ ـ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۱۴

ہر قسم کا سامان سائنس

درجنوں نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

لیکوپادر

کا آرام نہ آئے تو قیمت واپس طلب کریں قیمت مع محصول ڈاک -/۳۱ روپے

ڈار ہسپتال بازار ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (منیجر)

درخواست دعا

میرے بھائی مبارک احمد صاحب سیف آف سعد اللہ پور ضلع گجرات (طالب علم ایم اے گورنمنٹ کالج راولپنڈی) شدید بیمار ہوگئے تھے۔ اب کافی آرام ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب اور بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ذوالفقار احمد ظفر۔ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ)

بہتر مستقبل کے لئے

دو نئے قرضے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۴ جون ۱۹۷۱ء کو کھل رہے ہیں

۶ فیصد

قرضہ برائے ۱۹۹۱

تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا

تاریخ ادائیگی: ۱۴ جون ۱۹۹۱ کو مساوی قیمت پر ادائیگی ہوگی

قیمت اجراء: ۱۴ جون ۱۹۷۱ تا ۱۹ جون ۱۹۷۱ کسی بھی دن ـ ۱۰۰/۹۹ روپیہ

۲۱ جون ۱۹۷۱ تا ۲۶ جون ۱۹۷۱ ـ ۱۰۰/۱۲ روپیہ

بعد ازاں قیمت میں تا اطلاع ثانی ۱۲ پیسے فی ہفتہ کے حساب سے اضافہ ہوتا رہے گا۔

۵½ فیصد

قرضہ برائے ۸۰-۱۹۷۹

صرف ایک دن کے لئے کھلے گا

تاریخ ادائیگی: ۱۴ جون ۱۹۷۹ تا ۱۴ جون ۱۹۸۰ مساوی قیمت پر قابل ادائیگی

قیمت اجراء: ۹۹/۵۰ روپیہ ہر ۱۰۰ روپے کے لئے

قرضوں کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر ۱۰۰ روپیہ یا اس رقم کے لئے جو ۱۰۰ روپے کے مساوی تقسیم ہو سکے مندرجہ ذیل جگہوں پر وصول کی جائیں گی۔

ا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ لائلپور حیدرآباد۔ ڈھاکہ۔ چاٹگام۔ کھلنا۔ بوگرہ اور راجشاہی۔ وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی۔

ب۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک کے دفاتر نہیں ہیں۔ ان شاخوں پر جہاں سرکاری خزانہ کا کاروبار ہوتا ہے۔

ج۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک یا نیشنل بینک کے دفاتر نہیں ہیں سرکاری خزانہ کے دفاتر میں۔

وزارت مالیات حکومت پاکستان کی جانب سے جاری کیا گیا

تبلیغی تربیتی اور علمی مجلہ

ماہنامہ

الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں

آپ بھی اس بلند پایہ علمی تربیتی اور تبلیغی مجلہ کی خریداری قبول فرمائیں

الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔ سالانہ چندہ صرف -/۷ روپے ہے (منیجر)

ملٹ بریڈ چوزے ـ چوزے

لیئرز کی خوراک ـ ٹیکے

ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ چوزے ۹۰٪ جنس کر -/۳۰ روپے فی درجن

۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد رعایت

یک روزہ مرغیاں -/۱۵۰ روپے سینکڑہ

(منیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۴۸۴ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تریاق اٹھرا ـ اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے

نور نظر ـ اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۵ احسان تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۵ جون تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے اور حضور کی اہم دینی مصروفیات دن رات جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اس ہفتہ نسبتاً بہتر رہی الحمد للہ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بہنیں اور بھائی دعا کے لئے مجھے خط لکھتے رہتے ہیں میں ان سب کے لئے دعا کرتی ہوں البتہ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے انہیں جواب نہیں لکھ سکتی۔

۳۔ ۵ احسان بروز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے تعلیم القرآن کے سلسلہ میں مرکز میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاسوں کی اہمیت واضح فرمائی اور بتایا کہ کس طرح ان کلاسوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے مقامی اور بیرونی جماعتوں کے احباب اور عہدیداروں کو خاص طور پر یہ تحریک فرمائی کہ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام جو مرکزی فضل عمر درس القرآن کلاس ۵ جولائی سے ۵ اگست ۱۹۷۱ء تک ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ جماعتوں کے موزوں نمائندگان کو شامل ہونا چاہیئے تاکہ اس کلاس کے اجراء کی جو حقیقی غرض ہے اسے پورا کیا جا سکے۔

۴۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مبلغ اسلام کئی سال تک مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد ۷ر احسان کو واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ بہت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا اور انہیں ہار پہنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا واپس آنا ہر لحاظ سلسلہ میں آنا مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۔ ۱۰ر احسان کو بعد نماز عصر دفتر روزنامہ الفضل میں محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم تنویر صاحب پچیس برس تک متواتر الفضل کی ادارت کے فرائض کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے بعد حال ہی میں اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوئے ہیں۔

یہ تقریب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی نے کی۔ بعد ازاں مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل نے محترم تنویر صاحب کی خدمات کے اعتراف میں کارکنان دفتر الفضل کی ترجمانی کرتے ہوئے مختصر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں محترم تنویر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ بالآخر دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

۶۔ مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں اور بغرض علاج میو ہسپتال لاہور کے ریڈیم وارڈ (بیڈ نمبر ۲) میں داخل ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

۷۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۸-۹-۱۰ اخاء/اکتوبر ۱۹۷۱ء ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کل پاکستان بین الکلیاتی مقابلہ مضمون نویسی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ایک کل پاکستان مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے تمام کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء حصہ لے سکیں گے۔ اوّل اور دوم آنے والے طلباء کو بالترتیب گولڈ میڈل اور سلور میڈل بطور انعام دیے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک عنوان پر مقالہ لکھنا ہوگا۔

۱۔ مسئلہ ارتقاء اور اسلام
۲۔ جدید سائنسی ایجادات اور قرآن کریم
۳۔ نفسیاتی الجھنیں اور ان کا علاج از روئے قرآن کریم
۴۔ اسلام اور انسان کی فطری صلاحیتوں کی تکمیل

شرائط:۔ ۱۔ مقالہ اردو یا انگریزی میں لکھا جا سکتا ہے
۲۔ ہر مقالہ کم از کم ۲۵۰۰ اور زیادہ سے زیادہ ۳۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
۳۔ مقابلہ کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جو پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے مقرر کیا جائے گا۔ منصفین کا فیصلہ حتمی ہوگا جس کے خلاف اپیل نہیں ہو سکے گی
۴۔ مقابلہ میں صرف کالجوں کے طلباء حصہ لے سکتے ہیں۔ اس لئے مقالہ کے ساتھ متعلقہ پرنسپل صاحب کی تصدیق شامل کرنی ضروری ہوگی۔
۵۔ مضامین ٹائپ شدہ یا خوشخط دستخط کے ساتھ فل سکیپ کاغذ کے ایک طرف لکھے ہونے چاہئیں۔
۶۔ مضامین پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نام یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ مقررہ تاریخ سے بعد موصول ہونے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہ ہو سکیں گے۔
۷۔ انعام یافتہ مقالے تعلیم الاسلام کالج کی ملکیت ہوں گے۔
۸۔ مقابلہ کے نتیجہ کا اعلان ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو کیا جائے گا۔

(محمد علی چوہدری پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس

اس سال پانچ جولائی (وفا) سے پانچ اگست (ظہور) تک منعقد ہوگی انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ پانچ جولائی بروز پیر شروع ہوگی۔ انشاء اللہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ اس کلاس میں ہر جماعت کے موزوں نمائندے شامل ہوں۔ امراء اضلاع اور صدر صاحبان پوری کوشش فرمائیں کہ اس کلاس میں پوری پوری نمائندگی ہو۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

6366
سید ظہور احمد شاہ صاحب
مکرم ... زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
... ہاؤس مظفر گڑھ
9/85

ضروری اعلان

لاہور شہر کی وسعت اور احباب میں الفضل کی تقسیم کو بہتر بنانے کیلئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ لاہور میں الفضل کے دو ایجنٹ مقرر کئے جائیں — جو دوست لاہور میں ... کی ایجنسی لینا چاہتے ہوں وہ دفتر ہذا سے ضروری شرائط طے کر لیں۔ سیکیورٹی الحساب فی پرچہ ۳/ نقد وصول کی جائیگی۔ جو دوست یہ سیکیورٹی نقد ادا کرنے کے لئے تیار ہوں وہی خط و کتابت کریں۔ کمیشن معقول دیا جائیگا۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

نمبر ۵۲۵